حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب : حدیثِ کربلا

مصنف : علامہ طالب جوہری

اشاعتِ چہارم : ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ : مزمل شاہ

ناشر : مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی

طباعت : سید غلام اکبر 0303265981

قیمت : -/۵۴۵ روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

بدر بن رقيط وا بنيه عبدالله و عبيدالله ﴾ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کہ یہ کسی ایسے شہید کا تذکرہ ہے جس کے دو بیٹے بھی شہید ہوئے ہیں۔ ایسے شہید کا تذکرہ زیارتِ ناحیہ میں بھی ہے کہ ﴿السلام علیٰ زيد بن ثبيت القيسى، السلام علىٰ عبدالله و عبيدالله ابنى يزيد بن ثبيت القيسى ﴾ یہ یزید بن ثبیت وہی یزید بن عبیط ہیں جن کا ذکر تاریخ طبری میں بھی ہے اور انہیں کا نام کتابت کی غلطی سے بدر بن رقیط لکھا گیا۔(۱)

۱۲۔ بشر بن عمرو حضرمی

یہ وہی بزرگ ہیں جنہیں رے میں اپنے بیٹے کی گرفتاری کی خبر ملی تھی۔ ان کا واقعہ درج کیا جا چکا ہے۔

۱۳۔ بکر بن حیؔ

قاموس الرجال کے مطابق یہ بکر بن حی بن تیم اللہ ثعلبہ تیمی ہیں۔ یہ لشکر یزید میں تھے۔ جنگ کے فیصلہ کے بعد امام کے لشکر میں آ گئے اور حملہ اولیٰ کے بعد شہید ہوئے۔(۲)

۱۴۔ بکیر بن حرؔ ریاحی

عبدالمجید حائری نے جوہر الثمین (تالیف شیخ حسین بن علی بغدادی، سنِ تالیف ۱۰۱۹ھ) سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے والد نے کہا کہ عاشور کے دن حر اپنے بیٹے بکیر کو ساتھ لے کر امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ جب حر نے اپنے بیٹے کو میدان میں بھیجا تو اس نے حملہ کر کے بہت سے افراد (۴۰۔۷۰) کو قتل کیا۔ یزید کے فوجیوں نے اسے درمیان میں لے کر تیروں سے چھلنی کر دیا اور وہ شہید ہوا تو حر نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بیٹے کی شہادت سے سرفراز فرمایا(۳)۔ صاحبِ ناسخ نے اس کا نام علی لکھا ہے اور شرح شافیہ کے

۱۔ انصار الحسین ص ۱۱۲

۲۔ ابصار العین ص ۱۹۴

۳۔ ذخیرۃ الدارین ص ۱۹۹

حوالے سے تحریر کیا ہے کہ اس نے لشکر یزید کے چوبیس افراد قتل کیۓ اور ابومخنف کے حوالہ سے اس کے مقتولین کی تعداد ستر تحریر کی ہے۔(۱)

۱۵۔ جابر بن حجاج

ذہبی نے ان کا شجرہ جابر بن بن حجاج بن عبداللہ بن رئاب بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی لکھا ہے۔ان کا تعلق بنی تیم سے تھا۔یہ اپنے زمانے کے معاملہ فہم اور بہادر افراد میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے جنابِ مسلم بن عقیل کی بیعت کی تھی اور جناب مسلم کی شہادت کے بعد پوشیدہ ہو گئے تھے یہاں تک کہ جب فوجیں کربلا بھیجی جانے لگیں تو ان میں شامل ہو کر کربلا پہنچے اور مہادنہ کے دنوں میں امام حسینؑ کے لشکر میں داخل ہوئے (۲)۔یہ حملۂ اولیٰ کے شہداء میں ہیں۔

۱۶۔ جابر بن عروہ غفاری

بعض محققین نے نمازی کی متدرکات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ یہ بزرگ صحابیٔ رسول ہیں اور بدر کے علاوہ دیگر جنگوں میں بھی شریک رہے ہیں۔لیکن کتب رجال میں ان کا تذکرہ نہیں ملتا۔یہ اتنے بوڑھے تھے کہ پیشانی پر ایک کپڑا باندھ کر اپنی ابروؤں کے بالوں کو اس میں سمیٹ لیتے تھے تاکہ دیکھ سکیں۔ آپ نے جب امام حسینؑ سے جنگ کی اجازت مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿**شکر الله سعيك يا شيخ**﴾ اے بزرگ اللہ آپ کی کوشش کی بہترین جزا عطا کرے۔اجازت لے کر میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھا

قد علمت حقّا بنو غفّار	وخندف ثم بنوا نزار
بنصرنا لاحمد المختار	يا قوم حاموا عن بنی الاطهار
الطيبين السادة الاخيار	صلّی عليهم خالق الابرار

غفار اور خندف اور نزار کے بیٹے خوب جانتے ہیں۔

۱۔ ناسخ التواریخ ج۲ص۲۶۱

۲۔ وسیلۃ الدارین ص۱۱۱